یزید پلید
کو جنتی کہنے والوں کے لئے
فکر انگیز تحریر
بفیضان نظر
جانشین شمس المشائخ، قائد ملت اسلامیہ، نبیرۂ محدث اعظم پاکستان
پیر طریقت، رہبر شریعت، صاحبزادہ
ابوالعلی، قاضی محمد فیض رسول حیدر رضوی دامت برکاتہم القدسیہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد
از قلم
حضرت علامہ مولانا ابوالحماد مفتی محمد محب النبی رضوی صاحب
مہتمم وصدر مدرس جامعہ حبیبیہ رضویہ فضل العلوم جہانیاں
تحریک اہلسنت پاکستان تحصیل جھانیاں

1

یزید پلید کو جنتی کہنے والوں کے لئے فکر انگیز تحریر

یزید پلید علیہ مایستحقہ من العزیز المجید جو قطعاً باجماع اہل سنت فاسق وفاجر

وجری علی الکبائر تھا۔ جس نے زمین میں فساد پھیلایا، کعبہ معظّمہ اور روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں، مسجد کریم میں گھوڑے باندھے، ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے، تین دن مسجد نبوی شریف بے اذان و نماز رہی۔ ہزاروں صحابہ کرام وتابعین عظام رضی اللہ عنھم بے گناہ شہید کئے۔ کعبہ معظّمہ پر پتھر پھینکے غلاف شریف پھاڑا اور جلایا۔ مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر میں حلال کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ کے جگر پارے کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا۔ مصطفیٰ کریم ﷺ کی گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے۔ سر انور جو محبوب کریم ﷺ کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا، حرم محترم محذرات مشکوے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے۔ ایسے بد بخت، فاسق وفاجر یزید پلید کو پیدائشی جنتی اور بخشا بخشایا ہوا ثابت کرنے کے لئے بعض یزیدی فکر کے علمبردار ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور دلیل میں بخاری شریف کی یہ حدیث پاک پیش کرتے ہیں کہ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: **اَنَّھَاسَمِعَتُ النَّبِیَّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ یَقُوۡلُ اَوَّلُ جَیۡشٍ مِنۡ اُمَّتِیۡ یَغۡزُوۡنَ الۡبَحۡرَقَدۡاَوۡجَبُوۡاقَالَتۡ اُمُّ حَرَامٍ قُلۡتُ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ اَنَا فِیۡھِمۡ ؟ قَالَ اَنۡتِ فِیۡھِمۡ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَیۡشٍ مِنۡ اُمَّتِیۡ یَغۡزُوۡنَ مَدِیۡنَۃَقَیۡصَرَ مَغۡفُوۡرٌ لَھُمۡ فَقُلۡتُ اَنَا فِیۡھِمۡ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ قَالَ لَا۔**

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر باب ما قیل فی قتال الروم رقم الحدیث: ۲۹۲۴ص ۵۹۴، دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے جو پہلا لشکر سمندر کے راستہ جہاد کرے گا تحقیق اس نے جنت کو واجب کر لیا۔ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنھا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں ان میں ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: تو ان میں ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر فرمایا میری امت کا جو پہلا لشکر قیصر کے شہر میں جہاد کرے گا وہ بخشا ہوا ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں ان میں

ہوں گی؟ آپ نے فرمایانہیں۔ یزید کے حامی کہتے ہیں کہ جس لشکر نے سب سے پہلے مدینہ قیصر قسطنطنیہ میں جہاد کیا، اس لشکر کا امیر یزید تھا، اس لئے مغفرت کی اس بشارت میں یزید بھی شامل ہے۔ وہ مسلمان جن کے دلوں میں اہلبیت پاک کی محبت موجود ہے۔ جن کی نظر میں نواسۂ رسول سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مظلومانہ شہادت اور یزید کا ان کے قاتلوں سے کوئی تعرض نہ کرنا ہے۔ جن کے علم میں یزید کے حکم سے حرمین طیبین کی یزیدی فوجوں کے ہاتھوں بے حرمتی ہے۔ جن کے ذہنوں میں ہزاروں صحابہ کرام وتابعین عظام رضی اللہ عنھم کے بے گناہ قتل اور مدینہ طیبہ کی عفت مآب، پاک دامن و پارسا عورتوں کی بے حرمتی کا منظر گھوم رہا ہے وہ کیسے تسلیم کر لیں کہ حدیث رسول میں ایسے شخص کیلئے مغفرت اور جنت کی بشارت موجود ہے۔ یزید کی مغفرت کے سلسلہ میں جو حدیث قسطنطنیہ پیش کی جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کے محبوب دانائے خفایا وغیوب حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان حق ہے لیکن اس حدیث پاک کی رو سے یزید کو جنتی قرار دینا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ:

اولاً: حدیث پاک میں جس ''مدینہ قیصر'' کے لئے بشارت ہے اس سے مراد وہ شہر ہے جو نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے وقت ''مدینہ قیصر'' تھا اور جس وقت نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا اس وقت قسطنطنیہ مدینہ قیصر نہیں تھا بلکہ اس وقت مدینہ قیصر حمص تھا جو اس وقت روم کا دارالخلافہ تھا اور یزید نے حمص پر لشکر کشی نہیں کی بلکہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے 6 ماہ پہلے حمص میں جہاد کے لئے لشکر بھیجا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ مقرر ہونے کے بعد مزید کمک بھیجی تو حمص فتح ہوا۔ یہ جہاد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں شروع ہوا اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ختم ہو گیا اور یزید اس لشکر میں شامل نہیں تھا لہٰذا وہ اس بشارت میں داخل نہیں۔ اس مقام پر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حدیث پاک میں بشارت اس غزوہ کیلئے ہے جو ام حرام والے غزوہ کے بعد ہونا تھا اور حمص تو حضرت ام حرام والے غزوہ سے پہلے فتح ہو چکا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث پاک میں ام حرام والے غزوہ اور مدینہ قیصر والے غزوہ کے لئے مغفرت کی بشارت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان میں سے کون سا غزوہ پہلے ہوگا اور کون سا بعد میں اور ذکر میں ترتیب واقع میں ترتیب کو مستلزم نہیں ہے۔ اس لئے یہ ہو سکتا ہے کہ مدینہ قیصر والا غزوہ پہلے ہوا ہو اور ام حرام والا بعد میں اور جبکہ واقعتاً حمص پہلے فتح ہوا ہے جو کہ آپ کے فرمان کے وقت مدینہ قیصر

تھا تو بشارت کا پہلا مصداق اس وقت متحقق ہوا جب حمص فتح ہوا تو قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے اس کا مصداق نہیں ہیں۔ لہذا

عموم مغفرت کی اس بشارت میں یزید داخل نہیں ہے۔

ثانیاً: اگر اس حدیث پاک میں مدینہ قیصر سے مراد قسطنطنیہ ہی لیا جائے پھر بھی یزید اس بشارت میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ

قسطنطنیہ میں حملہ کرنے والے پہلے لشکر میں یزید شامل نہیں تھا کیونکہ قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے جس لشکر میں یزید شامل تھا اس

کے بارے میں چند اقوال ہیں ۴۹ھ، ۵۰ھ، ۵۲ھ، ۵۵ھ، اس سے معلوم ہوا کہ یزید ۴۹ھ، سے ۵۵ھ تک قسطنطنیہ کی کسی

جنگ میں شریک ہوا۔ چاہے سپہ سالار کی حیثیت سے ہوا یا سپاہی کی حیثیت سے۔ مگر قسطنطنیہ پر اس سے پہلے حملہ ہو چکا تھا اور

یزید اس لشکر میں شامل نہیں تھا اور جس لشکر میں یزید شامل ہوا وہ بھی کس انداز سے شامل ہوا آئندہ آنے والے ابن کثیر کے

حوالے سے اس کا بخوبی اظہار ہوتا ہے،

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

وفیھا (۳۲ھ) غزا معاویة بلاد الروم حتیٰ بلغ المضیق مضیق القسطنطنیه

(البدایہ والنہایہ ج ۷، ص ۱۷۱، دار الفجر للتراث القاہرۃ)

۳۲ھ میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مملکت روم کے شہروں پر حملہ کیا یہاں تک کہ قسطنطنیہ کی تنگ نائے

تک پہنچ گئے۔

علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں:

ودخل المسلمون سنة اثنتین واربعین الیٰ بلاد الروم فهزموهم وقتلوا جماعة من البطارقة واثخنوا فیها ثم دخل بسر بن ارطاط ارضهم ثلاث واربعین ومشی بها و بلغ القسطنطنیه۔ (ابن خلدون)

۴۲ھ میں بلاد روم میں داخل ہوئے اور انہیں شکست دی اور بہت سے بطریقوں کو قتل کیا پھر ۴۳ھ میں بسر بن ارطاط

بلاد روم میں داخل ہوئے اور آگے بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ قسطنطنیہ جا پہنچے۔

علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں

وَفِیْ هٰذِہِ السَّنَةِ وَقِیْلَ خَمْسِیْنَ سَیَّرَ مُعَاوِیَةُ جَیْشاً کَثِیْفاً اِلیٰ بِلَادِ الرُّوْمِ لِلْغَزَاةِ وَجَعَلَ عَلَیْھِمْ سُفْیَانَ بْنَ عَوْفٍ وَ اَمَرَ اِبْنَہٗ یَزِیْدَ بِالْغَزَاةِ مَعَھُمْ فَتَثَاقَلَ وَ اَعْتَلَ فَاَمْسَکَ عَنْهُ اَبُوْہُ فَاَصَابَ النَّاسَ فِی غَزْوَتِھِمْ جُوْعٌ وَ مَرَضٌ شَدِیْدٌ فَاَنْشَأَ یَزِیْدُ یَقُوْلُ: مَا اِنْ اُبَالِی بِمَالَاقَتْ جُمُوْعُھُمْ بِالْفَرْقَدُوْنَة مِنْ حمّٰی وَمِنْ ھُمُوْمِ بِدَیْرِ مَرَان عِنْدِیْ اُمّ کُلْثُوْم اِذَا اتّکَأْتُ عَلَی الْاَنْمَاطِ مُرْتَفِعاً اُمّ کُلْثُوْمَ امْرَاَتُہٗ وَھِیَ ابْنَةُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ فَبَلَغَ مُعَاوِیَةَ شِعْرُہٗ فَاَقْسَمَ عَلَیْهِ لَیُلْحَقَنَّ سُفْیَانِ فِیْ اَرْضِ الرُّوْمِ لِیُصِیْبَہٗ مَا اَصَابَ النَّاس۔

(الکامل فی التاریخ ج ۳،ص ۲۹۴، المکتبۃ التوفیقیہ القاہرہ مصر)

ترجمہ: اوراسی سال ۴۹ ھ میں اور کہا گیا کہ ۵۰ ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بڑا لشکر بلادروم کی طرف بھیجا اور سفیان بن عوف کو اس کا امیر مقرر کیا اور اپنے بیٹے یزید کو ان کے ساتھ غزوہ میں شریک ہونے کا حکم دیا اس پر یہ حکم گراں گزرا وہ حیلے بہانے تراشنے لگا تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بھیجنے سے رک گئے۔ اس جنگ میں لوگ بھوک اور شدید بیماری میں مبتلا ہو گئے تو یزید نے (خوشی سے) یہ شعر کہے:

مجھے کچھ پرواہ نہیں جو لشکر کو مقام فرقدونہ میں بخار اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے میں تو مقام دیر مران میں بلند و بالا مقامات پر تکیہ لگائے ہوئے ام کلثوم کو اپنے پاس لئے بیٹھا ہوں۔

ام کلثوم بنت عبداللہ بن عامر یزید کی بیوی تھی یزید کے یہ اشعار امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچے تو آپ نے قسم اٹھائی کہ اب میں یزید کو بھی سفیان بن عوف کے پاس روم ضرور بھیجوں گا تاکہ بلاد روم میں جو دوسرے لشکر کو مصائب و آلام کا سامنا ہے یزید کو بھی ان کا سامنا کرنا پڑے۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے چند باتیں بخوبی واضح ہوتی ہیں:

(1)... قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے پہلے لشکر میں یزید شامل نہیں تھا جب کہ حدیث پاک میں مغفرت

کی بشارت پہلے لشکر کیلئے ہے۔

(2).... یزید کو جہاد سے کوئی رغبت نہ تھی باوجود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے طرح طرح کے حیلے بہانے بنا کر جہاد پر نہ گیا۔

(3).... یزید کے دل میں مجاھدین اسلام کے لئے ذراسی ہمدردی نہ تھی بلکہ اس نے اپنے اشعار میں ان کی پریشانیوں کا مذاق اڑایا۔

(4)... یزید کے اشعار کے باعث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دوسرے لشکر میں بطور سزا بھیجا تھا وہ اخلاص کے ساتھ، جذبہ جہاد سے سرشار ہوکر نہیں گیا تھا۔ جبکہ جہاد عبادت ہے اور عبادت میں اخلاص شرط ہے کہ بغیر اخلاص کے کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

ثالثاً: اگر علی سبیل التنزل تسلیم کرلیا جائے کہ مدینہ قیصر سے مراد قسطنطنیہ ہے اور یزید قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے پہلے لشکر میں شامل تھا تو پھر ہم کہیں گے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مغفور لھم عام ہے اور دلیل خاص سے اس عموم میں شامل کسی فرد کو خارج کیا جاسکتا ہے مثلاً حدیث پاک میں ہے **من قال لا اله الا الله دخل الجنة** یعنی جس شخص نے بھی لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا اگر کوئی شخص صرف زبان سے یہ کلمہ کہہ دے اور دل سے اس کا قائل نہ ہو وہ اس بشارت کا مستحق نہیں ہوگا یا پھر کوئی زبان و دل سے یہ کلمہ کہتا ہے مگر بعد میں مرتد یا بدمذہب ہو جاتا ہے تو وہ بھی اس بشارت سے خارج ہو جائے گا۔ یہاں بھی اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ یزید پہلے لشکر میں جہاد کی نیت سے شریک ہوا تب بھی سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم، اس پر خوشی، اہلبیت کی اہانت، حرمین طیبین پر حملہ کعبہ معظّمہ اور روضہ طیبہ کی بے حرمتی، صحابہ کرام وتابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قتل وغیرہم یزید کے ایسے سیاہ کرتوت ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اسے مغفرت کی بشارت سے خارج کرنے کے لئے کافی ہے۔

علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں:

قلت ای منقبة کانت لیزید و حاله مشهور فان قلت قال ﷺ فی

6

حق هذا الجيش مغفور لهم قلت لا يلزم من دخوله فی ذالك العموم ان لايخرج بدليل خاص..... الاخره

(عمدۃ القاری ج ۱۴، ص ۲۷۸)

میں کہتا ہوں وہ کونسی منقبت ہے جو یزید کے لئے ثابت ہوئی جبکہ اس کا حال خوب مشہور ہے اگر تم یہ کہو کہ حضور ﷺ نے اس لشکر کے حق میں مغفور لھم فرمایا ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ اس عموم میں یزید کے داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دوسری دلیل سے اس سے خارج بھی نہ ہوسکے کیونکہ اس میں تو اہل علم کا کوئی اختلاف ہی نہیں کہ حضور ﷺ کے قول مغفور لھم میں وہی داخل ہیں جو مغفرت کے اہل ہیں حتیٰ کہ اگر ان غزوہ کرنے والوں میں سے کوئی مرتد ہوجاتا ہے تو وہ یقیناً اس بشارت کے عموم میں داخل نہ رہتا۔ پس یہ صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ مغفرت سے مراد یہ ہے کہ جس کے واسطے مغفرت کی شرط پائی جائے اس کے لئے مغفرت ہے۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی قریب قریب اسی طرح ارشاد فرمایا آپ فرماتے ہیں: یہ بات محض بنی امیہ کی حمایت میں کہی گئی ہے اور یزید کے اس عموم میں داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی اور خاص دلیل سے اس سے خارج نہیں ہوسکتا کیونکہ اس میں اختلاف نہیں کہ حضور ﷺ کا یہ قول مغفور لھم اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ یہ لوگ مغفرت کے اہل ہوں حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اس غزوہ کے بعد ان میں سے مرتد ہوجائے تو وہ بالاتفاق اس بشارت میں داخل نہیں رہے گا۔

(ارشاد الساری شرح بخاری، الجزء الخامس، ص ۸۴، ۸۵)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

" رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی مغفور لھم سے بعض لوگوں نے یزید کی نجات پر استدلال کیا ہے کیونکہ وہ بھی اس دوسرے لشکر کا ایک حصہ تھا بلکہ لشکر کا سرکردہ شخص اور قائد تھا جیسا کہ کتب تاریخ اس پر گواہ ہیں مگر درست بات یہ ہے کہ اس حدیث سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ اس غزوہ میں شامل

ہونے سے قبل جو ان کے گناہ تھے ان کی مغفرت کردی گئی ہے۔ کیونکہ جہاد از قبیل کفارات ہے اور کفارات کی شان یہ ہوتی ہے کہ ان سے پہلے جو گناہ ہوئے ان کو مٹا دیں نہ کہ بعد میں واقع ہونے والے گناہوں کو زائل کردیں۔ ہاں اس کلام کے ساتھ اگر یہ بھی ہوتا کہ قیامت تک کے لئے ان کے گناہوں کی مغفرت کردی گئی ہے تو یہ حدیث یزید کی نجات پر دلالت کرتی ہے۔ اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں بلکہ یزید نے اس غزوہ کے بعد جن قبائح کا ارتکاب کیا ہے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے جیسے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت، مدینہ منورہ پر تخریب کاری اور توڑ پھوڑ اور شراب پینے پر اصرار وغیرہ۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ یزید بخاری شریف کی اس حدیث پاک کے حکم مغفور لھم میں شامل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام واہلبیت کی سچی محبت نصیب فرمائے اور ہمارا حشر صحابہ کرام واہلبیت رضی اللہ عنھم سے محبت کرنے والوں اور ان کے غلاموں میں فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆
☆☆☆☆